قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدین کلہ ادب

آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ دین سراپا ادب ہے

الحمد للہ والمنۃ

معدن الآداب و محکمات و تکمیل الایمان

مولفہ

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مصدق امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجم

باہتمام جمعیت مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۶۶ ہجری

مطبوعہ

معین پریس بازار عیسیٰ میاں حیدرآباد

معدن الآداب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن تنزه بذاته الجلال والشكر
لمن تشبه بصفاته الجمال ولمن ظهر
بمظهر الاكملين جل له الجلال وعم
له النوال فاعلم ايها الطالب الحق قال النبي
صلى الله عليه وآله وسلم الدين
كله ادب وقال ع ادبني ربي فاحسن
تاديبي اما اذا وجدنا قوما يفسدون
في الآداب ويأخذون العقائد بالقياس
ويستدلون بالمتشابهات بخلاف المحكمات
ويتركون السنة والجماعة ويحسبون انهم
مهتدون فوجب علينا بيان الآداب
والاعتقاد بالسنة والجماعة موجزا
ضروريا فهو هذا ان تعلم وتصدق
بالجنان مع اقرار اللسان اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له
الحي العليم المريد المقدير السميع البصير
الكليم المنزه الموجود بالوجوب ذاته
المقدسة المطلقة بجميع صفاته لم
يزل ولا يزال الذي ليس كمثله شئ
هو خالق كل شئ وهو بكل شئ محيط

تمام تعریف ثابت ہے اسکے لئے جسکی ذات جلال عالی میں منزہ
ہوئی آیا۔ اور شکر ہے اس کا جس کی صفات سے جمال عالم تشبیہ
میں آیا۔ اور شکر ہے اس کا جسنے ظاہر کیا وہ کامل ترین مظہر میں
اس کا جلال بزرگ ہے اور اس کا نوال عام ہے پس اے طالب
حق جان کہ نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دین سراپا
ادب ہے اور فرمایا آپ نے کہ مجھے میرے رب نے ادب سکھایا اور
میری تادیب اچھی طرح کی لیکن جب ہم نے ایک قوم کو دیکھا کہ
آداب دین میں فساد پھیلا رہے ہیں اور عقاید کو قیاس عقلی
سے اخذ کر رہے ہیں بجائے محکمات کے متشابہات سے استدلال
کر رہے ہیں اور سنت و جماعت کو چھوڑے ہوئے یہ سمجھتے ہیں
کہ وہی راہ ہدایت پر ہیں پس ہم پر واجب ہوا کہ اہل سنت
و جماعت کے آداب عقاید کہ جن کا جاننا ضروری ہے مختصر طور پر
بیان کریں اور وہ یہ ہیں کہ جانے تو اور تصدیق کرے تو
دل سے اور اقرار کرے زبان سے کہ میں گواہی دیتا ہوں
اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ
ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں حی ہے علیم ہے مرید ہے
قدیر ہے سمیع ہے بصیر ہے کلیم ہے پاک ہے موجود ہے وجوب وجود
کیساتھ اسکی ذات مقدس اور مطلق ہے وہ اپنے تمام صفات
کیساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا کوئی چیز اسکی جیسی
نہیں ہی ہر ایک شے کا پیدا کرنیوالا اور ہر شے پر محیط ہے

هو الله الاحد الصمد الفرد الوتر الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ذو الجلال والاکرام نشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فاعلموا ان الانسان افضل فی اکثر المخلوقات وفیهم اهل الایمان مقبولون ومنهم اولیاء الله محترمون وجماعة الانبیاء فیهم مکرمة ومنهم زمرة المرسلین مخصوصة وفیهم من کان ذکرهم فی القرآن ومنهم من کان صاحب الکتاب ومنهم صاحب الشریعة ومنهم طائفة اولی العزم معظمة ومشرفة وادم ابو البشر داخلهم وفیهم خاتم النبوة وخاتم الولایة المحمدیة اعلی وافضل وخاتم الدنیا والدین علم الساعة الاعظم اعنی المسیح عیسی ابن مریم کانه مثلهما صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین فنشهد ان المهدی الموعود قد جاء ومضی ع

وہی اللہ ہے جو اپنی ذات سے ایک بے نیاز یکتا و یگانہ ہے جو نہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے اور نہ اس کے برابر کا کوئی ہے وہی صاحب جلال اور صاحب اکرام ہے گواہی دیتے ہیں ہم اس بات کی کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اما بعد جاننا چاہئے کہ انسان (درجہ کے اعتبار سے) اکثر مخلوقات میں افضل ہے۔ ان میں (نوع انسان میں) جو اہل ایمان ہیں وہ مقبول ہیں اور اہل ایمان میں بعض تو اولیاء ہیں جو صاحب احترام ہیں اور ایک جماعت انبیاء کی ہے جو بہت بزرگی رکھنے والی ہے انہی میں مرسلین کا طبقہ مخصوص ہے۔ انہی سے بعض وہ ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے بعض وہ ہیں جو صاحب کتاب ہیں بعض وہ ہیں جو صاحب شریعت ہیں ان میں سے ایک جماعت اولوالعزم کی معظم و مشرف ہے اور آدم ابوالبشر بھی انہی (اولوالعزم) میں داخل ہیں انہیں میں سے خاتم نبوت اور خاتم ولایت محمدی سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل ہیں اور دنیا و دین کے خاتم قیامت کا سب سے بڑا نشان یعنی عیسیٰ ابن مریم مثل[۵] ان دونوں (نبی اور مہدی علیہ السلام) کے ہیں اللہ کی رحمتیں اور سلام ہو ان سب پر اور گواہی دیتے ہیں ہم اس بات کی کہ مہدی موعود علیہ السلام آئے اور گئے۔ اللہ کی طرف سے

۵۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودہ اند آدم علیہ السلام از زیر بینی تا بالای سر مسلمان بودند نوح علیہ السلام از زیر حلقوم تا بالای سر مسلمان بودند ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام از زیر سینہ تا بالای سر مسلمان بودند و عیسیٰ علیہ السلام از زیر ناف تا بالای سر مسلمان بودند بندہ دیگر بیایند تمام مسلمان خواہند شد حالا ہم مسلمان اند صحت این نقل از آن یافتہ کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ خدای را مقید بیند او مشرک است۔

(ملاحظہ ہو پنج فضائل)

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام ناک کے نیچے سے سر کے اوپر تک مسلمان تھے نوح علیہ السلام حلق کے نیچے سے سر کے اوپر تک مسلمان تھے ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام سینہ کے نیچے سے سر کے اوپر تک مسلمان تھے اور عیسیٰ ناف کے نیچے سے سر کے اوپر تک مسلمان تھے مگر یہ آنیوالے تمام مسلمان ہوں گے اب ہم مسلمان ہیں اس نقل کی صحت اس نقل سے ہوتی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے خدا کو مقید دیکھا وہ مشرک ہے۔

لانبیاء ماموره من عند الله لتبلیغ
احکام دینه واظهار اسرارها وتنفیذ
اثقالها فی الثقلین ولیشرح ما وصی به
النبی ولیبین ما یتعلق بالولایة المحمدیة لانه
هو خاتم الولایة فهما اکمل المظهرین للحق
ومساویان مع خصوصیات کل واحد کانهما
واحد کالجسم والروح لان نبوة محمد هی ظاهره

انبیاء کی طرح مہدی ع ثقلین (جن و بشر) میں احکام دین کی
تبلیغ اسرار دین محمدی ص کے اظہار اور اہم امور کے نافذ
کرنے پر مامور ہیں اور تاکہ ظاہر کریں نبی ص کی وصیت کو اور
بیان کریں ان امور کو جن کا تعلق ولایت محمدی سے ہے
کیونکہ آپ (مہدی ع) ہی ولایت محمدی کے خاتم ہیں پس وہ دونوں
(نبی اور مہدی علیہما السلام) حق کے مظہر اتم ہوئے اور وہ
دونوں (نبی اور مہدی علیہما السلام) برابر ہیں باوجود ہر ایک کی خصوصیات کے

---

۵ حضرت مہدی ع کا "عبد" یعنے بندے ہونا امام ع کے تمام صحابہ رض کا اجماعی ہے (ملاحظہ ہو عقیدہ شریفہ مطبوعہ صفحہ (۱)۔ لہذا حضرت مہدی ع کا عبد ہونا یعنی ظاہر و باطن میں بندے ہونا محکم اور جمہور مہدویہ کا عقیدہ ہوا کیونکہ عبد مطلق ہے۔ مطلق کا اطلاق ظاہر و باطن پر ہوتا ہے اور محکم میں تاویل درست نہیں یعنی عبد کے معنی رب کرنا اجماع صحابہ رض کی مخالفت کرنا ہے۔

نبی و مہدی علیہما السلام دونوں کا ایک ذات اور موصوف بجمیع صفات ہونا امام ع کے تمام صحابہ رض کا اجماعی ہے۔ (ملاحظہ ہو تسویت التی تمین مطبوعہ صفحہ ۳) لہذا نبی و مہدی علیہما السلام کا شریعت طریقت حقیقت معرفت جمیع مراتب میں برابر ہونا محکم اور جمہور مہدویہ کا عقیدہ ہوا کیونکہ برابری کا اعتقاد مطلق ہے اس کا اطلاق تمام مراتب پر ہوتا ہے اور محکم میں تاویل درست نہیں یعنے نبی و مہدی علیہما السلام کو کسی مرتبہ میں کم یا بڑھکر کہنا برابری کے اعتقاد کے خلاف اور اجماع صحابہ رض کی مخالفت کرتا ہے۔

نبی ص کی ولایت مہدی ع کی ذات ہونا امام ع کے تمام صحابہ رض کا اجماعی ہے (ملاحظہ ہو محضر شاہ دلاور رض مطبوعہ صفحہ ۲۲) پس نبی ص کی ولایت مہدی ع کی ذات ہونا محکم اور جمہور مہدویہ کا عقیدہ ہوا اور محکم میں تاویل درست نہیں یعنی مہدی ع کی ذات کو مخلوق (پیدا ہوئی) کہنا اور نبی ص کی ولایت کو غیر مخلوق (پیدا نہیں ہوئی) کہنا نبی ص اور مہدی ع کے درمیان فرق کرنا اور اجماع صحابہ رض کی مخالفت کرنا ہے۔ پس حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رح کا اعتقاد ہذا "وہ دونوں (محمد ص و مہدی علیہما السلام) خلق اللہ میں سب سے برتر بندگان خدا میں سب سے اشرف ہیں"۔ (محمد و مہدی علیہما السلام اللہ کی ساری مخلوق میں سب سے برتر مخلوق ہیں اور اللہ کے سارے بندوں میں سب سے افضل بندے ہیں۔) اجماع صحابہ رض کے موافق ہے لہذا تمام مہدویوں کے لئے واجب الاعتقاد ہے پس جو مہدوی حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رح کے اس اعتقاد کی مخالفت کرتا ہے وہ اجماع صحابہ رض کی مخالفت کرتا ہے چنانچہ حضرت بندگی میاں سید مصرت مخصوص الزماں رح کے خلیفہ حضرت بندگی میاں سید میراں جی رح نے تحریر فرمایا ہے کہ "صحابہ نبوت اور صحابہ ولایت کا اجماع کا منکر کافر ہے"۔ (ملاحظہ ہو زاد الناجی مطبوعہ صفحہ ۲۰) **والتقوا الله لعلکم ترحمون**۔

وولاية محمد هي باطنه قال عم الله يريدان ان
ان يفرقوا بينهما جهلا ومراده انهم يريدان
يفرقوا اتصالهما ابدا كما قال النبي
صلى الله عليه وسلم ارواحنا اجسادنا
اجسادنا ارواحنا فبهذا حرم التفريق
بينهما وهما افضل خلق الله واشرف
عباد الله صلى الله عليهما وعلى آلهما
اجمعين وعليك ان تعلم بعد جماعة
الانبياء فرقة المهاجرين مخصوصة وفيهم
العشرة المبشرون ومنهم الخلفاء
الراشدون وفيهم الشيخان وبينهما
الصديق اكبر وعليك ان تعلم ان
القبائل الافضل في هذه الامة المشرفة
العترة والمهاجرون والانصار واصحاب
البدر وبايعو الرضوان رضي الله عنهم
ورضوا عنه اما في زمرة خاتم الولاية
صفة النصرة وبيعة الرضوان ايضا
منسوبة ومضافة الى المهاجرين لانه لايمكن
الادخال في زمرته الا بالهجرة وترك الاكتساب
فيكون عامتهم مهاجرين المتوكلين بترك التدابير
فيجمع جميع الصفات المحمودات فيهم وما بقي
منهم موصف من الاوصاف المعظمات
والثاني انهم مامورون من عند
الله بلسان صاحب الزمان ببيعة بذل الروح
وبمناصرة ايثار الموجود فهم مخصوصون

گویاکہ وہ دونوں ایک ہیں مثل جسم و روح کے کیونکہ محمدؐ کی نبوت
محمدؐ کا ظاہر ہے اور محمدؐ کی ولایت محمدؐ کا باطن ہے پس جو لوگ
اللہ کے دشمن ہیں اپنی جہالت کو کام میں لاکر چاہتے ہیں کہ
نبی اور مہدی میں فرق کریں اور جو اللہ کو دوست رکھتے
ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ ہمیشہ نبی اور مہدی علیہ السلام کو
ایک سمجھیں جیسا کہ فرمایا نبی صلعم نے ہماری ارواح
ہمارے اجساد ہیں اور ہمارے اجساد ہماری ارواح ہیں پس اسی سے
حرام ہوگئی تفریق ان دونوں کے درمیان۔ اور نبی و مہدی علیہما السلام
خلق اللہ میں سب سے برتر بندگان خدا میں سب سے اشرف ہیں اللہ رحمت نازل
فرمائے ان دونو پر اور انکی تمام آل پر اور تجھکو جاننا چاہیئے کہ انبیا
کے گروہ کے بعد فرقہ مہاجرین کو خصوصیت حاصل ہے اور ان میں
دس مبشر ہیں اور ان (دس) میں سے (چار) خلفاء راشدین
ہیں اور ان (چار) میں شیخین (مخصوص) ہیں اور شیخین میں صدیق اکبر
ہیں۔ اور تجھکو جاننا چاہیئے کہ بزرگ جماعتیں اس امت مشرفہ (محمدیہ)
میں اہل بیت مہاجرین انصار اصحاب بدر بیعۃ الرضوان کی ہیں
خوشنود ہوا اللہ ان سب سے اور وہ خوشنود ہوئے اللہ سے اور
خاتم ولایت (مہدیؑ) کے گروہ میں بھی نصرت اور بیعۃ الرضوان
کی صفت مہاجرین کی طرف عضافۃ اور منسوب ہے کیونکہ آپ کے گروہ میں
ہجرت اور ترک اکتساب (ترک تدبیر) کے بغیر داخل ہونا ممکن نہیں
پس عامہ صحابہ بھی مہاجرین متوکلین اور تارک تدابیر تھے پس ان میں تمام
صفات محمودہ جمع تھیں اور تمام بزرگ صفتوں میں سے کوئی صفت
ان سے باقی نہیں ہی۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ (صحابہ) اللہ
کی طرف سے صاحب زمان کی زبانی بیعت بذل روح (خدا کی راہ میں جان
دینے نفس کشی کرنے) اور ایک دوسرے کی نصرت میں رہا سہا لٹا دینے
(خدا کے عشق و محبت ذکر و فکر کے قیام کے لئے ایکدوسرے کی مدد کرنے)

بالصفتين المذكورتين فاولهم اصلا كما
كان في زمان نبينا وآخرهم تبعا والمقاتلة
كقتال البدر منهم الاشجع الامير السيد
خوندمير مخصوص ومن معه بدري وبعض
عوامهم كصبيانهم لان الصبيان لم يبلغو
الحلم وهؤلاء العوام لم يبلغو المطلب
ولكنهم ايضا يعدون في الصحابة والمهاجرين
بوجه واعلموا انه لا ينبغي لاحد من الصحابة
رضوان الله عليهم باي وجه تسوية
مع الخاتمين قطعا وليس لاحد من التابعين
رحمة الله عليهم باي وجه تسوية مع
المهاجرين القاتلين البالغين الذين
رضي الله عنهم ورضوا عنه حكما
وبعد هذا الترتيب والتاديب زمرة
المقبولين السابقين والمتاخرين وجميع
المؤمنين قبيلة واحدة من عمل صالحا
فلنفسه ومن اساء فعليها وينبغي
للتابع ان يعلم شرف متبوعه في الذين
يستوون به هذا صراط مستقيم صراط
الذين انعمت عليهم غير المغضوب
عليهم ولا الضالين۔

پر مامور تھے پس وہ مخصوص تھے دونوں مذکورہ صفتوں کیساتھ
اور ان (صحابہ) میں کے اول از روی اصل کے ایسے ہی تھے
جیسے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں) اول تھے اور ان میں کے آخر تبعاً۔
اور (دور ولایت کا) مقاتلہ مانند قتال بدر کے ہے۔ ان میں
سے حضرت امیر سید خوندمیر مخصوص اور اشجع ہیں اور جو حضرات
آپ کے ساتھ تھے بدری کہلائے اور بعض عام صحابہ بھی (بدریوں
میں داخل ہیں) مانند ان کے بچوں کے کیونکہ بچے سن بلوغ کو
نہیں پہنچے تھے اور یہ عام صحابہ بمقام مقصود کو نہیں پہنچے تھے
بریں ہم وہ صحابہ اور مہاجرین میں ایک خاص وجہ سے شمار
کئے جاتے ہیں۔ اور جان کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے
کسی کو بھی کسی وجہ سے خاتمین علیہما السلام کے ساتھ برابری
حاصل نہیں قطعاً اور تابعین رحمہ میں سے کسی کو مہاجرین عاقلین
بالغین رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی کے ساتھ کسی وجہ سے
برابری حاصل نہیں حکماً اور اس ترتیب و تادیب کے بعد مقبولین سابقین
اور متاخرین اور تمام مومنین کا ایک قبیلہ ہے جو کوئی نیک عمل
کرے تو (اس کا نیک عمل) اس کی ذات کے لئے ہو گا۔
اور جو برائی کرے تو اسی پر ہوگی۔ اور تابع کو چاہئے کہ اپنے
متبوع کی بزرگی کا یقین رکھے اپنے متبوع کے ہمعصر لوگوں
میں۔ یہی سیدھا راستہ ہے ان لوگوں کا راستہ ہے
جن کو (اے اللہ) تو نے نعمت عطا فرمایا نہ ان لوگوں کا
جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

محکمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

واضح ولائح باد کہ حق عقیدہ از نقل حضرت میران علیہ السلام کدام معلوم شد یعنی اہل سنت وجماعت کہ درباب پیغمبران واصحابان اعتقاد درست میدارند ہر کہ موافق عقیدۂ ایشان عقیدہ خود داشتہ باشد او شانرا ہم عقیدہ درست است بر حکم آنحضرت علیہ السلام من تشبہ لقوم فھو منھم وبعضی ورای ایشان ھفتاد و دو وہفتاد وسہ قبیلہ ہستند وادینہ گمراہ شدند۔

اور اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے صراط مستقیم (ایمان اور عمل صالح) کی واضح ولائح ہو کہ حضرت مہدیؑ کی نقل سے کونسا عقیدہ حق معلوم ہوا یعنے اہل سنت[1] وجماعت کا عقیدہ کیونکہ اہل سنت وجماعت پیغمبران اور صحابہ کے بارے میں درست اعتقاد رکھتے ہیں جو شخص ان کے عقیدہ کے موافق عقیدہ رکھیگا اس کا اعتقاد بھی درست ہے آنحضرت کے حکم سے (جو فرمایا) جس نے جس قوم کی شباہت اختیار کی پس اسکا شمار انہی میں ہے۔ اور اہل سنت وجماعت کے سوائے بعضے بہتر[2] (نبوت میں) اور تہتر[3] (ولایت میں) قبیلے ہیں وہ سب گمراہ ہوئے۔

---

[1]۔ اہل سنت وجماعت یعنے نبیؐ کے قول وفعل اور حال کی تقلید کرنے والی جماعت صحابہ وتابعین وتبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت ہے۔ ان تینوں جماعتوں کے قول فعل اور حال کی تقلید کرنیوالی جماعت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ نظیر رسول اللہؐ کے دعوی ہو کہ "مقبل مومن ومنکر کافر" سے پہلے جو گذری اسی پر اہل سنت وجماعت کا اطلاق آتا ہے اسی کے اجماعی عقاید کے موافق عقیدہ رکھنے کے لئے امامؑ کی تصدیق کرنیوالوں کو ہدایت کی گئی ہے۔

[2]۔ حضرت میاں سید میراں جیؒ خلیفہ حضرت بندگیمیاں سید نصرت مخصوص الزمانؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔ سنت جماعت کی موافقت پر عقیدہ رکھنا چاہئے اور ناجی گروہ سنت وجماعت ہے کما قال النبی صلعم ستفترق امتی من بعدی ثلث وسبعین فرقۃ کلھم ملعون فی النار الا ملۃ واحدۃ ھی اھل السنۃ والجماعۃ چنانچہ فرمایا نبی صلعم نے قریب میں میرے بعد میری امت تہتر فرقے بن جائیگی ان کے سب (بہتر فرقے) ملعون دوزخ میں جائینگے مگر ایک فرقہ وہ اہل سنت وجماعت ہے (ناجی)۔ اس کا بیان کتاب معرفت المذہب میں مسطور ہے (ملاحظہ ہو زاد الناجی مولفہ حضرت میاں سید میرانجیؒ مطبوعہ)

[3]۔ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہؑ نے فرمایا یہاں تک لایا ہے بندہ کی گروہ میں جو بہتر فرقے ہونگے ایک ان میں سے ناجی ہے باقی تہتر (تہتر فرقے) ہالک ہیں۔ اب جو شخص (مہدویوں میں سے) جس فرقہ کی (دعوت کے بہتر ہالکہ فرقوں میں سے جس فرقہ کی) پیروی کرے وہ اس فرقہ میں داخل ہے نبی صلعم نے فرمایا من تشبہ بقوم فھو منھم۔ جس نے جس قوم کی شباہت اختیار کی پس اس کا شمار اسی میں ہے (ملاحظہ ہو زاد الناجی مطبوعہ)

دیگر واضح باد کہ عدد پیغمبران کہ کم و بیش یک لاکھ بست و
چہار ہزار پیغمبران کہ در ایں عالم حق تعالیٰ فرستادہ است آں ہمہ حق
اند صلوات اللہ علیہم اجمعین و در جمیع پیغمبران علیہم السلام سہ صد و سیزدہ
مرسلان بزرگ ہستند و نیز در سہ صد و سیزدہ مرسلان بست و ہشت مرسل
کہ حق تعالیٰ در کلام مجید خود یاد کردہ است ایشاں بزرگ ہستند و
مراتب ایشاں زیادہ است و دیگر در بست و ہشت مرسلان شش
اولوا العزم بزرگ ہستند و ایشاں صاحب کلمہ و صاحب شریعت ہستند و
مراتب ایشاں در پیغمبران و مرسلان برتر است و نیز در شش اولوا العزم
ایں ہر دو خاتمین یعنی خاتم الانبیاء محمد نبی و خاتم الاولیاء محمد مہدی
موعود مہدی صلی اللہ علیہما و علیٰ آلہما و سلم ایں ہر دو یک ذات و
یک نور برابر ہستند و دیگر ہیچ یکے برابر ایں ہر دو نیست و پیدائش
حق تعالیٰ و جمیع پیدائش یعنے ہژدہ ہزار عالم کہ حق تعالیٰ پیدا کردہ است
بواسطہ ایں ہر دو خاتمین علیہما السلام پیدا کردہ از اول تا آخر بر
ہر دو عالم حاکمین نبی و مہدی علیہما السلام اند اگر کسی گوید کہ نبی و ولی
چگونہ برابر شوند چرا کہ عام انبیاء بر خاص اولیاء فضل میدارند
.... ولیکن باید دانست
کہ بر خاص انبیاء خاص اولیاء را افضل است و آں ذات مہدی
موعود است علیہ السلام کما قال النبی علیہ السلام الولایۃ افضل
من النبوۃ یعنے ولایت من افضل است از نبوت من
بخمسۃ الوجوہ الخمسۃ اولہا الولایۃ صفت الخالق والنبوۃ
صفت المخلوق وثانیہا اشتغال الولایۃ

دیگر واضح ہو کہ پیغمبروں کے باب میں (یہ اعتقاد رکھنا چاہیئے) کہ ایک
لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر جنکو حق تعالیٰ نے اس عالم میں بھیجا ہے
وہ سب حق ہیں، درود نازل کرے اللہ ان سب پر اور تمام پیغمبروں
میں تین سو تیرہ رسل ہوئے اٹھائیس مرسل کہ حق تعالیٰ نے ان کا ذکر اپنے کلام مجید
میں فرمایا ہے اٹھائیس مرسل بزرگ ہیں اور ان کے مراتب زیادہ ہیں
اور اٹھائیس مرسل میں چھے اولوا العزم بزرگ ہیں اور یہ چھے صاحب کلمہ
اور صاحب شریعت ہیں ان کے مراتب پیغمبروں اور مرسلوں میں برتر ہیں۔
اور نیز چھے اولوا العزم میں یہ دونوں خاتمین یعنے خاتم الانبیاء محمد نبی اور
خاتم الاولیاء محمد مہدی موعود صلی اللہ علیہما و علیٰ آلہما وسلم ہیں اور یہ دونوں
ایک ذات ایک نور برابر ہیں اور دوسرا کوئی ایک حق تعالیٰ کی مخلوق میں
ان دونوں کے برابر نہیں ہے اور تمام مخلوق یعنے اٹھارہ ہزار عالم جو حق تعالیٰ
نے پیدا کیا ہے ان دونوں خاتمین علیہما السلام کے واسطے سے پیدا
کیا ہے اول سے آخر تک دونوں عالم پر نبی اور مہدی علیہما السلام حاکم ہیں۔
اگر کوئی کہتا ہے کہ نبی اور ولی کیونکر برابر ہونگے اس لئے کہ عام انبیاء خاص
اولیاء پر (اولیاء اللہ میں خاص اولیاء جو گذرے ان پر) فضل رکھتے
ہیں ولیکن جاننا چاہیئے کہ خاص انبیاء پر خاص اولیاء کو (تمام اولیاء اللہ
میں جو خاص ولی ہے اسکو) فضل ہے اور وہ خاص ولیا مہدی موعود علیہ السلام کی ذات
ہے چنانچہ فرمایا نبی علیہ السلام نے ولایت افضل ہے نبوت سے یعنے میری ولایت
افضل ہے میری نبوت سے (نبی کی ولایت کا شرف) ان پانچ وجوہ
سے ہے پہلی یہ کہ ولایت خالق کی صفت ہے اور نبوت مخلوق
کی صفت ہے دوسری یہ کہ ولایت حق کی طرف

لہ یہ پانچ وجوہ امام غزالی رح کے بیان کردہ ہیں۔ سلہ حضرت میاں سید شہاب الدین شہید رح خلیفہ حضرت میاں سید یعقوب توکلی رح نے
تحریر فرمایا ہے کہ در فتوحات مکی آوردہ الولایۃ نعت الحق و ھی للعبد خلق و تعلقہ من طرفین (ملاحظہ ہو رد علی الرد مولفہ
حضرت شہید رح) ترجمہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رح نے اپنی کتاب فتوحات مکی میں لایا ہے کہ ولایت اللہ کی صفت ہے اور وہ
ولایت بندہ کیلئے مخلوق ہے اور اس کا تعلق طرفین سے ہے یعنے ولایت اس حیثیت سے کہ اللہ کی صفت ہے غیر مخلوق ہے اور اس
حیثیت سے کہ بندہ کی صفت ہے مخلوق ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات سے غیر مخلوق ہے اور بندہ اپنی ذات
و صفات سے مخلوق ہے۔

الی الحق واشتغال النبوة الی الخلق وثالثها
ان الولایة امر باطنی والنبوة امر ظاهری
ورابعها الولایة خاص والنبوة عام و
خامسها ان الولایة لا انتهاء لها والنبوة
لها انتهاء۔ این ہمہ شرف ولایت خاتم النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم است زیرا کہ یکی گفت انی عبد اللہ تابع
محمد رسول اللہ و دیگری گفت الولایة افضل
من النبوة پس از گفتار ایشان تحقیق گشت کہ این
ہر دو خاتم برابر اند کما قال سبحانہ وتعالی در کلام
خویش نعم الامین یتیمین یعنی خاتم الانبیاء و خاتم الاولیاء
و این ہر دو یکذات و یکنور ہستند و مظہر خدا شدہ اند و
برابر این ہر دو خاتمین علیہما السلام ہیچ یکی نیست و نخواہد
بود و ہر آنچہ وعدہ حق تعالی از فرشتہا و از کتبہا و از
رسولہا و از صحیفہا فرستادہ خبر دادہ بود و آن مقصود
مراد اللہ برین ہر دو خاتمین علیہما السلام تمام گشت و زمانہ
مہتر عیسی علیہ السلام بیشی ازین شدہ است اکنون
نی آیند از برای این ہر دو خاتمین علیہما السلام گواہی
دہندہ تا قیامت قایم بشود و مدت این دہر تمام
باشد و شہادت جملہ موجودات بر ذات مہتر عیسی
علیہ السلام است بفرمان خدا تعالی پس لا الہ الا
ہو الحی القیوم است۔

مشغول ہے اور نبوت خلق کی طرف مشغول ہے تیسری
یہ کہ ولایت امر باطنی ہے۔ اور نبوت امر ظاہری ہے۔
چوتھی یہ کہ ولایت خاص ہے اور نبوت عام ہے پانچویں
یہ کہ ولایت کیلئے انتہا نہیں اور نبوت کے لئے انتہا ہے۔
یہ تمام شرف خاتم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت کا ہے
اس واسطے کہ ایک نے (مہدی علیہ السلام نے) کہا تحقیق کہ میں بندہ
ہوں اللہ کا اور پیروی کرنے والا ہوں محمد رسول اللہ صلعم کی
اور دوسرے نے (آنحضرت صلعم نے) کہا کہ ولایت افضل ہے
نبوت سے پس نبی اور مہدی علیہما السلام کی گفتار سے تحقیق
ہوئی کہ یہ دونوں خاتم برابر ہیں۔ چنانچہ فرمایا خدای پاک و
برتر نے اپنے کلام میں نعم الامین یتیمین (دو یتیم بچے) یعنی
خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اور یہ ہر دو ایکذات اور ایک نور
ہیں۔ اور خدا تعالی کے مظہر ہوئے ہیں اور ان دونوں خاتمین
علیہما السلام کے برابر کوئی ایک نہیں ہے اور نہ پیدا ہوگا اور جو کچھ
کہ فرشتوں کتابوں رسولوں اور صحیفوں کو بھیجکر حق تعالی نے
اپنے وعدہ کی خبر دی تھی وہ اللہ تعالی کی مراد کا مقصود
ان دونوں خاتمین علیہما السلام پر تمام ہوا اور اس سے پہلے مہتر
عیسی علیہ السلام کا زمانہ گذر چکا ہے اب پھر ان دونوں خاتمین (محمد و مہدی)
علیہما السلام کی گواہی دینے کے لئے آتے ہیں تاکہ قیامت قایم ہو اور
اس زمانہ کی مدت تمام ہو اور جملہ موجودات کی شہادت خدا تعالی کے فرمان سے
مہتر عیسی علیہ السلام کی ذات پر ہے پس نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے جو ہمیشہ
زندہ اور قایم رہنے والا ہے۔

ؔ۔ حضرت بندگی میاں ملک جیو مہری رض صحابی مہدی ع نے تحریر فرمایا ہے۔
مشتون کنو نعم الامین یتیمین — یعنی نبی و مہدی ارباب سفینہ (ملاحظہ ہو دیوان مہری رض مطبوعہ)
ترجمہ: بھرے ہوئے خزانے دو یتیم بچوں (کے لئے یعنی نبی و مہدی) صاحب سفینہ ذات کی کشتی کے لئے ہیں۔

دیگر واضح باد در باب اصحابان نبی و اصحابان مہدی علیہما السلام مختصر نوشتہ چونکہ اصحابان نبی و اصحابان مہدی علیہما السلام ہمہ صدقہ خواران و بہرہ مندان رسول اللہ و مہدی امر اللہ اند علیہما السلام ہر کہ دریں سخن چون و چرا کند خارج از اجماع رسول و مہدی باشد علیہما السلام چراکہ ہر دو را بحکم خدا تعالیٰ تصدیق خود کردن فرض است بعدہ ذات خویش را بفرمان خدا تعالیٰ بر خلق اظہار کردن فرض است تا ہمہ خلق را تصدیق بر ذات نبی و مہدی علیہما السلام کردن فرض است والا نہ کافر گردد۔

دیگر واضح باد کہ بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ در عقیدۂ خود نوشتہ اند بحکم اتفاق اجماع و اقرار مہاجران شدہ است بخوب طریق استماع نمایند کہ درحق گرویدگان حضرت مہدی موعود علیہ السلام این آیت فرمودند فالذین ہاجروا واخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا۔ این صفتہا کہ دریں آیت مذکور است درحق مہدویان واثق ہر کہ موافق این آیت باشد از جملہ مہدویان باشد و بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ تخصیص صفت قاتلوا وقتلوا بر دیگر کسی نمی آید چراکہ حضرت میران علیہ السلام بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ را بفرمان خدا تعالیٰ تیغ ولایت ذوالفقار عنایت کردند چونکہ در میدان جنگ بدر نبوت ذات پیغمبر علیہ السلام بود ہمچنان در جنگ بدر ولایت حکم مہدی علیہ السلام بود این صفت چہارم ذات نبی و مہدی علیہما السلام است دریں صفت دیگر کسی نمی آید مگر بحق ملازمت بر ذات بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ شدہ است و صفت دیگر قتلوا تا قیامت

دیگر واضح ہو کہ نبی اور مہدی علیہما السلام کے اصحاب رض کے متعلق مختصر لکھا گیا ہے۔ چونکہ نبی اور مہدی علیہما السلام کے تمام اصحاب رض رسول اللہ اور مہدی امر اللہ علیہما السلام کے بہرہ مند اور صدقہ خوار ہیں لہذا جو شخص اس بات میں چون و چرا کرے رسول و مہدی علیہما السلام کی اجماع صحابہ رض سے خارج ہوگا۔ اس واسطے کہ نبی مہدی علیہما السلام کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنی ذات کی تصدیق کرنی فرض ہے اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فرمان سے اپنی ذات کو خلق پر ظاہر کرنا فرض ہے یہاں تک کہ خلق کے لئے نبی اور مہدی علیہما السلام کی تصدیق کرنی فرض ہے ورنہ کافر ہوگی۔

دیگر واضح ہو کہ بندگیمیاں سید خوندمیر رض نے اپنے مولفہ رسالہ عقیدہ میں اجماع کے اتفاق کے حکم سے لکھا ہے اور اس پر مہاجران مہدی ع کا اقرار ہو چکا ہے اچھی طرح سے سنو کہ حضرت مہدی موعود ع نے اپنی تصدیق کرنے والوں کے حق میں یہ آیت بیان فرمائی ہے جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے یہ صفتیں جو اس آیت میں مذکور ہوئیں امام ع نے مہدویوں کے حق میں رکھی ہیں جو شخص اس آیت کے موافق ہو جملہ مہدویوں سے ہوگا اور بندگیمیاں رض پر صفت قاتلوا وقتلوا کی خصوصیت ہے دوسرے کسی پر نہیں آتی ہے اس واسطے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے فرمان سے ولایت کی تیغ ذوالفقار بندگیمیاں سید خوندمیر رض کو عنایت فرمائی ہے جس طرح جنگ بدر نبوت کے میدان میں پیغمبر ع کی ذات تھی اسی طرح بدر ولایت کی جنگ میں مہدی ع کا حکم تھا یہ چوتھی صفت نبی اور مہدی علیہما السلام کی ذات کی ہے اس صفت میں دوسرا کوئی داخل نہیں ہو سکتا مگر محض وخدمت ولایت محمدی کی) ملازمت کی وجہ سے بندگیمیاں سید خوندمیر رض کی ذات پر اس صفت کی تشخیص ہوئی اور دوسری صفت قتلوا قیامت تک

چار لیست و بند گمیاں سی خوندمیر رضی اللہ عنہ
بر اسپ سوار شدند این رباعی خواندند
میدانِ وصلت ہر کسی سر مید ہد گوی برد
من نیز از سر خواستم سر می دہم گوئی برم
من میردم تا بنگرم چندیں کہ کشتہ بر درت
اینک میان کشتگان خود را سپردہ می روم
ہرگز نشوی شیر بیابان حقیقت + تا خوار نشدہ
چوں سگ بازار نگردی تا خوار انیم ما خوار انیم حضرت
میران علیہ السلام بکرار سہ بار فرمودند ہمچنان میاں
امین محمد رض اصحاب مہدی علیہ السلام فرمودند
درگہ شاہ محمد مہدی آخر زماں
می نماید پنج چیز اں دایما بر مہدیاں
جان و تن را بذل کردن خانماں بگزاشتن
جوع و خواری پیشہ کردن صبر بر پا داشتن
ہر کہ مہدی را بگرد گفت او در دل کند
بیجاش رویت اللہ یا یقین حاصل کند
دامن مہدی بگیر از ہمہ آزاد باش + دل بخدا وند بند بی غم و دلشاد باش
صلی اللہ علیہما و علی آلہما و اصحابہما اجمعین و الصدیقین
و الشہداء و الصالحین خاتمہ این نقل بحضور
میاں سید مرتضی و میاں خلیل جی و بڑے میراں و میاں
عبدالرشید و میاں سید ہاشم و میاں سید حسین۔

چار لیست ہے اور بند گمیاں سید خوندمیر رض گھوڑے
پر سوار ہوئے اور یہ رباعی پڑھی۔
تیرے وصل کے میدان میں ہر شخص سر دیتا ہے
گیند لیجاتا ہے میں بھی سر سے چاہتا ہوں کہ سر دوں اور
گیند لیجاؤں میں جاتا ہوں تاکہ دیکھوں کہ تیرے دروازے
پہ کتنے قتل ہوئے میں بھی ان کشتگوں کے درمیان خود کو
حوالہ کرنے جاتا ہوں تو حقیقت کے جنگل کا شیر ہرگز نہوگا
جب تک کہ تو بازاری کتے کی طرح ذلیل نہو۔ حضرت مہدی ع
نے ہم خوار ہیں ہم خوار ہیں تین بار فرمایا ہے اسی طرح
اصحاب مہدی ع میاں امین محمد رض نے فرمایا ہے۔
حضرت شاہ محمد مہدی آخر زماں کے وقت
میں مہدویوں پر ہمیشہ پانچ چیزیں ظاہر تھیں۔ جان
و تن کو نثار کرنا گھر بار چھوڑنا بھوک اور ذلت
کا پیشہ اختیار کرنا صبر قایم رکھنا جو شخص مہدی پر
ایمان لائے اور آپکا فرمان خاطر نشین کرے یقیناً
دیدار خدا بے حجاب حاصل کرے گا۔
مہدی کا دامن پکڑ سب سے الگ ہوجا دل مالک سے
باندھ لے غم اور خوشی نہ رہ درود نازل کرے اللہ محمد
اور مہدی علیہما السلام پر اور ان دونوں کی سب آل اصحاب
صدیقین شہدا اور صالحین پر۔ اس رسالہ کی نقل میاں سید
مرتضی میاں خلیل جی بڑے میراں میاں عبدالرشید میاں سید ہاشم
اور میاں سید حسین کے حضور میں کی گئی۔

تکمیل الایمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اول فرض معرفت حق تعالیٰ شانہ وتکمیل این رویت بالعین وبرای توحید وتمجید سورۂ اخلاص وسورۂ فاتحہ کافیست وبرای معرفت خاتم نبوت وخاتم ولایت صلی اللہ علیہما وسلم گفتہ اند محمد ومہدی یکذات اند موصوف بجمیع صفات ایں مومنان دریافتند وکوردلان نشناختند وعیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نیز ہمچنان است پنج اولوالعزم کنفس واحد فی مقام واحد آدم صفی اللہ علیہ السلام واول ایشانست

پہلا فرض حق تعالیٰ شانہ کی معرفت ہے اور اس کی تکمیل چشم سر سے خدا کو دیکھنا ہے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور بزرگی کیلئے سورۂ اخلاص اور سورۂ فاتحہ کافی ہے اور خاتم نبوت اور خاتم ولایت صلی اللہ علیہما وسلم کی معرفت کے لیے جملہ مہدویوں نے کہا ہے کہ محمد اور مہدی ایکذات ہیں موصوف بجمیع صفات ہیں مومنوں نے اس بات کو جان لیا اور کوردلوں نے پہچانا تک نہیں اور عیسیٰ روح اللہ بھی ایسے ہی ہیں اور پانچ اولوالعزم ایکذات اور

له ساتھ اولوالعزم خلیفے ہیں جن میں سے دو اولوالعزم خلیفوں یعنی محمد رسول اللہ سید محمد مہدی موعود علیہما السلام کا ذکر حضرت مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر فرما دیا ہے بقیہ پانچ اولوالعزم خلیفے یہ ہیں آدم صفی اللہ نوح نجی اللہ ابراہیم خلیل اللہ موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام۔

واضح ہو کہ جملہ خلفاء اللہ علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش ہیں۔ چنانچہ مولف تہذیب العقاید نے لکھا ہے کہ "حدیث ابوذر رضی میں عدد انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار کو پہنچا ہے" (ملاحظہ ہو شرح عقاید نسفی بزبان اردو موسوم بہ تہذیب العقاید صفحہ ۱۲۶ جو لکھنؤ کے مطبع میں ۱۳۱۸ھ میں طبع ہوئی ہے) حضرت مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ "واضح باد کہ درباب پیغمبران کہ کم وبیش یک لک وبست وچہار ہزار پیغمبران درین عالم حق تعالیٰ فرستادہ است آن ہمہ حق اند" (ملاحظہ ہو رسالہ المحکمات مولفہ حضرت مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ) ترجمہ: واضح ہو کہ پیغمبروں کے باب میں (یہ اعتقاد رکھنا چاہیے) کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش پیغمبر جن کو حق تعالیٰ نے اس عالم میں بھیجا ہے وہ سب حق ہیں۔ حضرت مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ محکمات میں تحریر فرمایا ہے کہ تین سو تیرہ خلیفے مرسل ہیں مولف مفتاح الولایت نے لکھا ہے کہ والنبیون مائۃ الف واربعۃ وعشرون الف نبی والمرسلون ثلثمائۃ وثلثۃ عشر نبیا (ملاحظہ ہو مفتاح الولایت عربی مترجم مطبوعہ) ترجمہ: نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور مرسل تین سو تیرہ ہیں۔ حضرت مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ جن خلفاء اللہ کا ذکر قرآن شریف میں ہے اٹھائیس ہیں ان کو معتبر سمجھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو رسالہ محکمات ومکتوب حضرت مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ) شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے کہ قرآن میں اسم علم کے ساتھ اٹھائیس آئے ہیں "وایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش ہیں" (انتہیٰ) مذکور ہیں" (ملاحظہ ہو تہذیب العقاید شرح عقاید نسفی صفحہ ۲۰)

وجمیع مرسلان یکمرتبہ اند و آنکہ در قرآن مذکور
اند مخصوص اند وہمہ انبیاء علیہم السلام یکمرتبہ
اند و از اصحاب پیغمبر علیہ السلام ابو بکر و عمر و
عثمان و علی رضی اللہ عنہم یک قبیلہ اند بجہت
قرب حق تعالیٰ ابو بکر و علی و عمر و عثمان باقی
از عشرہ مبشرہ (از روی باطن) ہمچو یکذات
اند و دیگر جمیع مہاجران یک مرتبہ اند وکذا اہل
بیت خصوصاً علی و عثمان و خدیجہ و عائشہ
و فاطمہ و حسن و حسین پس از ازواج طاہرات
و اصحاب رضوان و انصار رضی اللہ عنہم اجمعین
و تابعین و ائمۃ المسلمین والمجتہدین یک جماعت
اند رحمۃ اللہ علیہم و بعد این قبائل ہمہ اہل اسلام
برابر اند من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء
فعلیہا و از اصحاب حضرت میران علیہ السلام
میران سید محمود و میاں سید خوندمیر و میاں نعمت و میاں
نظام بعدہ میاں دلاور نزدیک ایشان اند و از
روی باطن میاں سید خوندمیر و میران سید محمود و ملک
برہان الدین و ملک گوہر باقی اصحاب از اثنی عشر
مبشر برابر اند دیگر جمیع مہاجران برابر اند و اینجا
وصف بایع الرضوان ہم بر مہاجران معطوف
است و بعد ایشان تابعان میاں سید خوندمیر اند و از

ایک مقام میں ہیں اور آدم صفی اللہ ع ان ہی میں داخل
ہیں۔ اور تمام مرسلین ایک درجہ ہیں۔ اور جن کا
ذکر قرآن میں کیا گیا ہے مخصوص ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام
ایکدرجہ ہیں۔ اور پیغمبر ع کے اصحاب میں ابو بکر عمر
عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ایک قبیلہ ہیں اور
حق تعالیٰ کے قرب کی جہت سے از روی باطن
ابو بکر علی عمر عثمان اور باقی دس[۲] مبشر ایک
ذات ہیں اور دوسرے تمام مہاجرین رض ایک درجہ
ہیں اور اسی طرح اہل بیت خصوصاً علی عثمان خدیجہ
عائشہ فاطمہ حسن اور حسین پس تمام ازواج طاہر
اور اصحاب رضوان اور انصار رضی اللہ عنہم ہیں
اور تابعین اور ائمۃ المسلمین اور مجتہدین رحمۃ اللہ
علیہم ایک جماعت ہیں اور ان قبائل کے بعد
تمام اہل اسلام برابر ہیں۔ بمانند قول اللہ تعالیٰ
جس نے عمل صالح کیا تو اپنی بھلائی کے لئے اور جو
برا کیا اس کا وبال اسی پر ہے۔ اور حضرت
مہدی ع کے اصحاب سے میران سید محمود میاں سید
خوندمیر میاں نعمت میاں نظام ان کے بعد
میاں دلاور میاں چاروں کے نزدیک ہیں۔ اور
از روئے باطن میاں سید خوندمیر میران
سید محمود ملک برہان الدین ملک گوہر

۲۔ آنحضرت ع کے دس بشر صحابہ رض ہیں۔

ده یار بہشتی اند قطعی — طلحہ است و زبیر و بو عبیدہ
بو بکر و عمر علی و عثمان — سعد است و سعید و عبد رحمن

اہل بیت میران سید محمود و میاں سید
خوندمیر و بی بی الہدتی و بی بی ملکان و بی بی
فاطمہ و میاں سید عبدالحی و میاں سید محمود
(خاتم مرشد) و باقی ہمہ ازواج مطہرہ و اولاد
متوزہ و ہمہ فرزندان و پسران و دختران

باقی اصحاب بارہ[1] مبشر برابر ہیں۔ دوسرے تمام مہاجرین برابر ہیں
اور یہاں (ولایت میں) بالج الرضوان کا وصف مہاجران
مہدی علیہ السلام پر معطوف ہے اور میراں میاں سید خوندمیر رض کے تابعین
ہیں اور اہل بیت سے مطلب[2] میراں سید محمود و میاں سید خوندمیر بی بی الہدتی
بی بی ملکان بی بی فاطمہ میاں سید عبدالحی اور میاں سید محمود ہیں اور
باقی تمام ازواج مطہرہ اور اولاد متوزہ اور تمام فرزندان

---

[1] - حضرت مہدی علیہ السلام کے بارہ مبشر صحابہ رض یہ ہیں۔

دو سید ملک چار نعمت نظام — امین یوسف و شہ دلاور مجید

[2] - حضرت رحیم شاہ میاں صاحب عالم خلیفہ حضرت میاں سید یعقوب توکلی رح نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔
اہل بیت از روی لغت گھر کے لوگوں کو کہتے ہیں اور عرف و اصطلاح میں رسول اللہ اور مہدی مراد اللہ علیہما السلام کی آل و اولاد کو کہتے ہیں اہل بیت کا نام از روی ظاہر اصطلاح رسول اللہ اور مہدی مراد اللہ علیہما السلام کی آل و اولاد پر تا قیامت جاری ہے اور اندرونے باطن جو شخص کہ متقی اور پرہیز گار اور سالک سلوک رسول اللہ اور تابع اتباع مہدی مراد اللہ ہو آل و اولاد کے حکم میں داخل ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ کل تقی آلی۔ ہر پرہیز گار میری آل ہے اور نیز آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ولد بی من سلک طریقی میرا فرزند وہ ہے جو میری راہ پر چلے یعنی میری پیروی کرے۔ اور آنحضرت صلعم کا حکم آلی و ولدی مطلق ہے تا قیام قیامت پس حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ رح نے اہل بیت کے تھوڑے ناموں کا جو ذکر فرمایا ہے اور بہت سے ناموں کو چھوڑ دیا ہے ان کے ناموں کا ذکر نہ کرنے سے اہل بیت کا نام ان سے مرتفع (جدا) نہیں ہو سکتا۔ (ملاحظہ ہو محکم اعتقاد مولفہ حضرت رحیم شاہ میاں صاحب رح) حاشیہ محکم اعتقاد پر لکھا ہے کہ حضرت میاں شاہ برہان رح نے اپنی مولفہ کتاب قبائل نامہ میں اہل بیت کے ناموں کی پوری توضیح فرمائی ہے اور حضرت میاں شیخ مصطفی گجراتی رض نے تحریر فرمایا ہے کہ قال سیدنا امام علیہ الصلاۃ والسلام کل تقی آلی یعنی ہر کہ برخاستہ از جان و تن است یقین دانید کہ او فرزند من است۔ ہر کہ بخواہد کہ در زمرہ آل رسول ع در آید بر و لازم است کہ از تدبیر معیشت بدر آید۔ (ملاحظہ ہو مکتوب ۱۳) ترجمہ خلق اللہ کے سردار محمد رسول اللہ ع نے فرمایا ہے کہ ہر ایک تقی میری آل ہے یعنی جو شخص کہ اپنی جان و تن سے اٹھا ہوا ہے جان و تن کا پیدا کرنیوالے پر جان و تن نثار کرنیوالا ہے) یقین کے ساتھ جانو کہ وہ میرا فرزند ہے جو شخص کہ آل رسول ع کے زمرہ میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ روزی کی تدبیر کو چھوڑ دے

ہر ایک از نسل خود دیا ہیں اند رضوان اللہ علیہم اجمعین
و ناصر مہدی ع حق تعالی است و دین گروہ اجتہاد
و مقتدائی ہم بہ مہاجران رض مطلوب است و از صحابہ رض
اجتماع یا تابعان ہم داخل مہاجران اند و بعد از ایشان
بشرط موافقت ایشان تا بہ تابعین ہم موصول پس
باید دانست کہ ہر یک مردی از قبیلۂ ادنی بر مردی
از قبیلۂ اعلی فضل دادن لازم دیدن و یا ہر یک
قبیلہ ہر یک مردمان را پس و پیش اعتقاد کردن لازم
داشتن خصوصیت مگر کسی را کہ مقلد کسی باشد عظمت
وی در امثال وی زیادہ داشتن جائز است و
محبت لازم و حد ندارد و تثبت ایمان صحن اعتقاد
کذا والسلام علی من اتبع الھدی نقلست
کہ حضرت میران علیہ الصلوۃ والسلام در مقام سندہ
آیت فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم
واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا بیان کردہ
فرمودند کہ یک صفت کارزار ماندہ است ماشاء
اللہ بعد ازین خواہد شد یا رہا ہمیں فرمودند تا کہ
بفرح رسیدند و بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ
عنہ آمدند بعدہ حضرت امام علیہ السلام فرمودند
کہ فرمان خدا تعالی میشود اینک قاتلوا وقتلوا
در حق گروہ تو کردہ ایم نقلست کہ دران اثنا
حضرت امام علیہ السلام با آرزوی تمام از غایت
شجاعت و نہایت قربانیت عرض نمودند کہ
ای بار خدایا این صفت چہارمی نیز با من باشد
جواب آمد کہ در علم قدیم ما ثابت است کہ سید خاتم

و پسران و دختران ہر ایک دوسرے کے ہمارے میں
رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مہدی علیہ السلام کا
ناصر حق تعالی ہے اور اس گروہ مہدویہ میں اجتہاد
اور پیشوائی بھی مہاجران مہدی ع سے منسوب ہے اور صحابۂ
مہدی ع جو تابع ہیں وہ بھی مہاجران مہدی ع میں داخل
ہیں اور صحابہ رض کے بعد صحابہ رض کی موافقت کی شرط
کیساتھ تابعین رح کو بھی اجتہاد اور پیشوائی پہنچی ہے
پس جاننا چاہیئے کہ قبیلۂ ادنی سے ہر ایک مرد کو
قبیلۂ اعلی کے ہر ایک مرد پر فضل دینے کو لازم
جاننا اور یا ہر قبیلہ کے ہر ایک مرد کے لیئے پس و
پیش اعتقاد کرنیکو لازم جاننا (ادنی کو اعلی کو
ادنی جاننا) بیہودگی ہے مگر اس شخص کے لیئے جو
کسی کا مقلد ہے اس کی بزرگی اس کے ہمعصروں میں
از زیادہ رکھنا جائز ہے اور اس کی محبت لازم ہے
جس کی حد نہیں پس ثابت رہا ایمان اس کا جو ایسا
(یا لا توضیح کے موافق) اعتقاد رکھا اور
سلام اس پر جس نے مہدی ع کی پیروی کی۔
نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ الصلاۃ والسلام
نے سندہ کے مقام میں آیت فالذین ھاجروا
الآیۃ (تو جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور
نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں
اور لڑے اور مارے گئے) بیان کرکے فرمایا کہ ایک کارزار
کی صفت رہگئی ہے ماشاء اللہ بعد میں ہوگی یا رہا یہی
فرمایا یہاں تک کہ فرح پہنچے اور بندگیمیاں سید خوندمیر رض
آئے اسکے بعد حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا

نبی و برخاتم ولی ہیچکس قادر نشود و نتوانند گشت لہذا بدلہ تو
انگیختہ ایم کہ قاتلوا وقتلوا یا خواہد شد بدلہ
بمعنی آنکہ صفت چہارمی کہ قاتلوا وقتلوا
است بواسطہ وی در وجود آید وازو قایم
شود و بدو قوت گیرد و خاصہ وی باشد و برو
جمعیت ختم گردد پس او از جملہ خواتم گشت و چونکہ
قاصہائے مصطفٰے علیہ السلام و مہدی علیہ السلام
مخصوص او داشتند یکذات شدند ہمچنان بندگیمیاں
رضی اللہ عنہ بمقدار یک از قاصہای مہدی علیہ
السلام بود داشتند حکم آن ذات دارند الیقاً
مہدی علیہ السلام بینۂ خدا است بندگیمیاں رض نیز از کلام
خدا بینہ ثابت میشوند کما اخبر سبحانہ وتعالی
لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حیی
عن بینۃ الآیۃ چنانچہ مہدی ع منصوص است
جزو الکوع
در قرآن میاں رضی اللہ عنہ نیز منصوص
اند کہ درآن دیگرے دخل ندارد اگرچہ ہمی مہدی ع
از بسیار احادیث عیان است ظہور میاں
رضی اللہ عنہ ہم از بعض احادیث بیان میشود
کما روی عن ارطاۃ و تبتکہ بدین تفصیل
و توجیہ ذات بندگیمیاں رض تفضیل یافتہ بلا
محال بدلہ آن ذات عالی صفات گشت
تمت تمام

خدا تعالی کا فرمان ہوتا ہے یہ کہ قاتلوا وقتلوا تیری گرد
کے حق میں ہم نے کیا ہے نقل ہے کہ اس اثنا میں امام علیہ السلام نے
کامل آنند وکیا بہت شجاعت اور نہایت قربانیت سے
عرض کیا کہ لے یا خدا یا یہ چوتھی صفت بھی مجھ سے ہو جائے
آیا کہ ہمارے علم قدیم میں ثابت ہے کہ خاتم نبی اور خاتم ولی پہ
کوئی شخص قادر نہوگا اور قتل نہیں کر سکیگا لہذا ہم تیرے بدلہ کو
مبعوث کئے ہیں کہ قاتلوا وقتلوا اس سے ہوگا بدلہ کے معنی یہ ہیں
کہ چوتھی صفت جو قاتلوا وقتلوا ہے اس کے واسطے سے وجود میں آوے
اور اس سے قایم ہو اور اس سے قوت پکڑے اور اس کا خاصہ ہو
اور اس پہ مہدی ع کی) جمعیت ختم ہو پس وہ جملہ خواتم سے ہے
اور چونکہ مصطفٰے اور مہدی علیہما السلام کے خواص ہیں
اسلئے وہ دونوں ایکذات ہیں اسیطرح بندگیمیاں رض خاصہائی مہدی ع
سے ایک خاصہ کی مقدار کے حامل ہوے اس ذات کا حکم رکھتے ہیں
نیز مہدی ع خدا کے بینہ ہیں بندگیمیاں رض بھی خدا کے کلام سے بینہ
ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ خدای پاک برتر نے خبر دی ہے کہ تا کہ
ہلاک ہووے وہ شخص جو ہلاک ہوا بینہ سے اور زندہ ہے وہ شخص
جو زندہ رہا بینہ سے ۔ جیسا کہ مہدی ع منصوص ہیں قرآن میں
میاں رض بھی منصوص ہیں یا کہ اس میں دوسرے دخل نہیں رکھتے ہیں اگرچہ
بھی مہدی ع بہت سی حدیثوں سے عیاں ہے میاں رض کا ظہور بعض حدیثوں
سے بیان ہوتا ہے جیسا کہ روایت کیگئی ہے ارطاۃ کی روایت جبکہ
اس تفصیل و توجیہ سے بندگیمیاں رض کی ذات فضیلت پائی بلا محال اس
ذات عالی صفات مہدی ع کا بدلہ ہوئی (ملاحظہ ہو مطلع الولایت)

اطلاع وقف تمام کیا گیا گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام احقر
دلاور معرفت گوریمیاں مہدوی ساکن حیدرآباد دکن سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی

مہدوی حضرات سے التماس ہے کہ وہ جمعیۃ مہدویہ دائرہ زمستان پور کی حسب استطاعت ممالیہ امداد کرکے بلاقیمت
مذہبی کتب حاصل کریں فقط انعام الرحیم خلف مہدی مکان ۷۸۸ دائرہ زمستان پور مشیر آباد۔